نام : وجیہہ صدف

ٹیسٹ : اسلامیات (3)

سوال نمبر 2: امت سے کیا مراد ہے؟ امت کے عصری چیلنجوں کی فہرست بنائیں اور حل تجویز کریں۔

تعارف:

نبی کریم ﷺ کی پیروی کرنے والوں کو مسلم امت کہا جاتا ہے۔ اس طرح سے سارے کے سارے مسلمان چاہے وہ دنیا کے کسی کونے میں بھی رہتے ہوں ایک امت ہیں کیونکہ وہ ایک اللہ کو ماننے والے اور ایک ہی نبی ﷺ کی سنت کی پیروی کرنے والے ہیں۔ امت مسلمہ کو عصر حاضر میں مختلف طرح کے چیلنجز کا سامنا ہے۔ ان چیلنجز کا سامنا ہے جیسے کہ معاشی چیلنجز، سیاسی چیلنجز، مذہبی چیلنجز اور معاشرتی چیلنجز۔ مسلم امت کے معاشرتی مسائل میں اہل علم امت کے مسائل، عورتوں پر تشدد، بے حیائی اور عریانی، کرپشن وغیرہ شامل ہیں۔ بالکل اسی طرح سے مسلم امت کے معاشی مسائل میں غربت، بے روزگاری، مغرب کا سودی نظام اور مغرب کا وسائل کے حصول کے لیے مسلم ممالک میں دخل شامل ہیں۔ اس کے علاوہ مسلم امت کے مذہبی مسائل میں فرقہ واریت جیسے کہ سنی شیعہ اختلاف شامل ہے۔ سیاسی مسائل میں اسلامی قوانین میں آئے روز مداخلت، مسلمان ریاستوں کو داخلی طور پر منتشر کرنا اور شعائر اسلام کا مذاق اڑانا ہے۔ اب ضرورت اس امر کی ہے کہ مسلم امت کو ان مسائل سے نکالا جائے اور اس کا سب سے اہم حل اتحاد امت میں نظر آتا ہے۔ جب تک امت آپس میں اتحاد نہیں ہو گا تب تک یہ مسائل حل نہیں ہو پائیں گے۔ مسلم امہ کو ایک منظم اور مضبوط بنانے کی ضرورت ہے۔ اس کے علاوہ ایک مشترکہ دفاع اور مشترکہ کرنسی سے مسلم امہ اپنے اقتصادی مسائل کا حل نکال سکتی ہے۔ بالکل اسی طرح مسلم امہ سیاسی

ہیں۔ آپ دنیا کے مختلف حصوں میں اسلام سے تعلق رکھتے ہیں اور اللہ کا نظام نافذ کرسکتے ہیں۔ مسلمان ممالک باہمی تعاون سے اسلامی تعلیمات کو فروغ دے سکتے ہیں اور تعلیم کو عصر اسلامی میں ایک اہم کردار بنا سکتے ہیں۔ مختصراً یہ کہ عالم اسلام عصر حاضر کے چیلنجز کا سامنا صرف اور صرف باہمی تعاون اور اتحاد سے کر سکتے ہیں۔ اس بات کا حکم اللہ تعالیٰ نے بھی دیا ہے کہ:

واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا

"اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھو اور تفرقے میں مت پڑو"

(سورۃ آل عمران: 103)

امت:-

امت سے مراد ایک قوم جو ایک نظریہ اور ہر عملی پہلو اور کسی پیغمبر یا نبی کو ماننے والے ہوں۔ مسلمان ایک امت ہیں کیونکہ تمام مسلمان حضرت محمد ﷺ کو اپنا آخری نبی مانتے ہیں۔ اس طرح سے مسلمان دنیا کے کسی بھی حصے میں رہتے ہوں وہ امت کا ہی حصہ ہیں۔ حضرت محمد ﷺ اور اللہ ایک ہے۔ تمام مسلمانوں کے عقائد اور عبادات ایک ہی ہیں جو انہیں حضرت محمد ﷺ نے بتائے تھے۔ تمام امت اللہ اور اسکے رسول ﷺ کے نزدیک برابر ہیں اور کسی کو برتری حاصل نہیں سوائے تقویٰ پر جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا:

"اللہ نے تمہیں ایک مرد اور عورت سے پیدا کیا اور تمہارے قبیلے بنا دیے کہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو اور تم میں اللہ کے نزدیک برتری والا وہ ہے جو تقویٰ والا ہے"

(الفرقان)

1:۔ معاشرتی مسائل:

(i) امن عامہ کا مسئلہ:

مسلم امہ کو امن عامہ کے مسئلے سے دوچار ہے۔ آئے روز خودکش دھماکے، قتل و غارت، چوری، اغوا اور اضطراب جیسے مسائل سے تمام مسلم ممالک دوچار ہیں۔

(ii) عورتوں پر تشدد:

عورتوں پر تشدد ایک سنگین معاشرتی مسئلہ جہالت کی وجہ سے مسلم ممالک میں بڑھ رہے ہیں۔ مسلم حکومتیں عورتوں پر تشدد کے خلاف قوانین کا نفاذ کرنے میں ناکام رہیں ہیں۔ جہالت کی وجہ سے عورتیں غیرت کے نام پر قتل ہو رہی ہیں۔ اسکے علاوہ جنسی ہراسگی میں آئے روز اضافہ ہو رہا ہے۔

(iii) شخصی آزادی کے حوالے سے ناگفتہ بہ صورتحال:

مسلم امہ کو شخصی آزادی حاصل نہیں ہے۔ تقریباً بعض مسلم ممالک میں بادشاہت ہے جسکی وجہ سے امت مسلمہ شخصی آزادی کے حوالے سے متاثر ہو رہی ہے۔ اسکے علاوہ جن ممالک میں جمہوریت رائج ہے وہاں بھی شخصی آزادی کے حوالے سے مایوس کن صورتحال نظر آتی ہے۔

(iv) علاقائی اور لسانی تعصب:

مسلم امہ کا سب سے اہم اور بڑا مسئلہ یہ ہے کہ وہ منتشر ہو چکی ہے اسکی وجہ علاقائی اور لسانی تعصب ہے۔ ہمارے ملک پاکستان میں بھی علاقائی اور لسانی تعصب کی وجہ سے مسلمان گروہوں میں بٹ چکے ہیں۔ وہ خود کو مسلمان نہیں کہتے بلکہ پنجابی، سندھی، پٹھان اور بلوچ کہلانا پسند کرتے ہیں۔

CamScanner

(۷) تعلیم کی کمی:

مسلم امہ کا ایک اہم مسئلہ جس سے وہ دوچار ہیں وہ تعلیم کی کمی ہے۔ اصل میں تعلیم کی کمی ہی کی وجہ سے مسلم امہ آج بھی مغرب کے ممالک کے مقابلے میں پیچھے رہ گئی ہے۔ ہمارے ملک پاکستان میں شرح خواندگی ۶۰٪ سے اوپر نہیں ہے۔

(۷) اخلاقی بے راہ روی:

مسلم امہ کو اخلاقی بے راہ روی کا مسئلہ بھی درپیش ہے۔ مسلمان ممالک میں اخلاقی بے راہ روی اس حد تک بڑھ چکی ہے کہ اس کا اندازہ لگانا بہت مشکل نظر آتا ہے۔ مسلمان اپنی اخلاقی قدریں کھو چکا ہے اور فحاشی، زنا، چوری، منافقت اور بددیانتی جیسی بری عادات کا مرتکب ہو چکا ہے۔

2: معاشی مسائل:

(i) غربت اور بے روزگاری:

معاشی مسائل میں غربت اور بے روزگاری سب سے اہم مسئلہ ہے جس سے مسلم امہ دوچار ہیں۔ غربت اور بے روزگاری میں آئے روز اضافہ ہو رہا ہے۔ غربت کی کئی وجوہات ہیں جیسے کہ افراطِ زر اور قدرتی آفات۔ پاکستان میں 38% لوگ غربت کی لائن سے نیچے ہیں۔

(ii) سودی نظام:

آج کل مسلم امہ مغرب کے سودی نظام میں اس طرح سے پھنس چکا ہے کہ نکلنے کی راہ نظر نہیں آتی ہے۔ سودی نظام بہت خطرناک اور ظالمانہ نظام ہے۔ اس نظام کی وجہ سے دولت چند ہاتھوں تک محدود ہو کر رہ گئی ہے اور امیر ممالک امیر سے امیر ہوتے جا رہے ہیں اور غریب ممالک غریب سے غریب تر ہوتے جا رہے ہیں۔

(iii) وسائل پر قبضے کی مغربی کوشش:

مغربی طاقتیں مسلم ممالک میں موجود وسائل پر قبضہ کرنے کی کوشش میں ہیں اور ان ممالک میں بے جا مداخلت اسی وجہ سے کر رہی ہیں۔ اسی لیے مسلم ممالک کمزور ہوتے جا رہے ہیں اور قرض کے بوجھ تلے دبے ہوئے ہیں جس سے آگے نہیں نکل سکتے۔ اس طرح سے مسلم ممالک کمزور ہوتے جا رہے ہیں۔

3: سیاسی مسائل:

(i) اسلامی قوانین میں آئے روز مداخلت:

مغربی قوتیں مسلمانوں کے قوانین میں تبدیلی کرنے کے لیے کوشاں رہتی ہیں۔ مثال کے طور پر پاکستان میں رسالت 295C میں ترمیم کرنے کی بار بار کوشش کی گئی ہے۔ اس طرح سے مداخلت کی وجہ سے مسلمان ممالک میں عوام اور حکومتوں کے مابین اختلاف پیدا ہو جاتا ہے۔

(ii) مسلمان ریاستوں کو داخلی طور پر منتشر کرنا:

غیر مسلم ممالک کی ہمیشہ سے یہ کوشش رہی ہے کہ مسلمان ممالک کو اندرونی طور پر منتشر کیا جائے تاکہ وہ دنیا میں آگے نہ بڑھ سکیں اور ہر شعبہ زندگی کے میدان میں مغربی ممالک کی نسبت پیچھے رہ جائیں۔ اس کی مثال بھارت ہے جسے وہ پاکستان کو اندرونی طور پر مکمل منتشر کرنے کے در پے بنا رہا ہے۔

4: مذہبی مسائل:

(i) فرقہ واریت:

مسلم دنیا کا اہم مسئلہ فرقہ واریت ہے۔ مسلمان اپنے ہی فرقوں اور ذاتوں میں بٹ چکے ہیں اور بدقسمتی سے ایک دوسرے سے لڑ رہے ہیں۔ شیعہ سنی لڑائی اس کی مثال ہے جس پر آج تک مسلمان ہونے کے ناطے قائم ہو گئے ہیں

ہیں۔ بالکل اسی طرح سے سعودی عرب اور ایران میں اتحاد بھی فرقہ واریت کی وجہ سے ہے۔

(۱۱) شعائر اسلام کا مذاق:

آج کل جس طرح سے غیر مسلم ممالک مسلمانوں کی عظیم ہستی حضرت محمد ﷺ کی ذات اقدس پر نعوذ باللہ گستاخی کر رہے ہیں وہ مسلمانوں کے لیے کسی طرح بھی قابل قبول نہیں ہے۔ آئے روز غیر مسلم ایسے واقعات سامنے آتے ہیں۔ یہ واقعات مسلم امہ کے لیے سخت اذیت کا باعث بنتے ہیں۔

مسائل کا حل / لائحہ عمل:

مسلم امہ کے عصری چیلنجز کا حل درج ذیل اہم نکات پر قابل غور ہیں:

1: اتحاد امت:

مسلم امہ کے عصری چیلنجز کا حل اتحاد امت میں ہے۔ مسلمانوں کو آپس کے اختلافات کا خاتمہ کرنے کی ضرورت ہے۔ اس بات کا درس ہمیں اللہ تعالیٰ اور نبی پاک ﷺ نے بھی دیا ہے۔ جیسا کہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

"مومن آپس میں بھائی ہیں"

(سورۃ الحجرات: ۱۰)

5: اسلامی تعاون کی تنظیم OIC:

مسلم ممالک کو چاہیے کہ OIC کو زیادہ طور پر منظم اور مضبوط بنائیں۔ اس حوالے سے ڈالر ... مسلم ممالک کو چاہیے کہ OIC کو اہم مسائل کے حل کے لیے ... [illegible]

3: دفاع:

مسلم ممالک کو چاہیے کہ وہ مشترکہ دفاع کا بندوبست (NATO) کی طرز پر کریں۔ اسی طرح سے مشترکہ وسائل سے ہتھیار اور ایرو سپیس کا بھی انعقاد کیا جائے۔ اور مشترکہ فوج اور اسلحہ کو بنانے کے لیے بھی مثبت اقدام اٹھائیں جائیں۔

4: تعلیم و تربیت:

مسلم ممالک میں شرح خواندگی کو بڑھانے کے لیے کوشش کی جائے۔ مسلمانوں کی تعلیم و تربیت کے حوالے سے اسلامی تعلیم کا انعقاد کیا جائے۔ اس کے علاوہ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کا قیام مشترکہ وسائل سے کیا جائے۔ سائنس اور ٹیکنالوجی کے فروغ کے لیے بھی مثبت اقدام اٹھائے جائیں۔

5: معیشت:

مسلم ممالک کو چاہیے کہ وہ مل کر باہمی تعاون سے سود جیسی لعنت کا خاتمہ کریں اور زکوٰۃ کے نظام کو معیشت کا حصہ بنائیں۔ سود کی وجہ سے کئی قومیں برباد ہو گئی ہیں اور ترقی کی طرف گامزن نہیں ہو پا رہیں ہیں۔ مسلم ممالک کو مشترکہ ترقی کو ممکن کرنے کے لیے خاص طور پر توجہ دینی چاہیے۔

6: معاشرت:

تمام مسلم امہ اور مسلم ممالک معاشرتی مسائل کے خاتمے کے لیے مجموعی کوشش کریں۔ معاشرتی برائیوں کے خاتمے کے لیے ہر ممکن کوشش کو یقینی بنائیں۔ معاشرے میں بے اخلاقی اور بے حیائی کو ختم کرنے کے لیے باہمی تعاون کریں۔ اخلاقیات اور تعلیم کے فروغ کے لیے اسلامی تعلیم و تربیت کے فروغ کی ضرورت ہے۔

خلاصہ بحث:

~~مختصراً یہ کہ مسلمانوں کے معاشرتی~~
مختصراً یہ کہ امت مسلمہ کے معاشرے کے معاشی معاملات

[illegible]

سوال نمبر 9: اسلامی مالیاتی نظام کے اصول لکھیں۔ کیا ۲۱ویں صدی میں سود سے پاک مالیاتی نظام ممکن ہے؟

تعارف:

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو زندگی کے ہر معاملے میں انسان کی رہنمائی کرتا ہے۔ اسلام صرف اللہ کی عبادت اور رسول ﷺ کی پیروی کرنے تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ اسلام روزمرہ زندگی میں پیش آنے والے مسائل کا حل بھی پیش کرتا ہے۔ اسلام کا مالیاتی نظام اللہ تعالیٰ کی عطا کی ہوئی ہدایت اور نبی پاک ﷺ کے بتائے گئے اصولوں پر مبنی ہے۔ اسلامی مالیاتی نظام کے اصول اخلاقی اقدار سے الگ نہیں ہیں یعنی اسلام مالیاتی نظام میں بھی ہمیں اخلاقیات کا درس دیتا ہے۔ بالکل اسی طرح سے اسلامی مالیاتی نظام کے اصول حلال و حرام کی تمیز پر مبنی ہیں۔ قرآن پاک مسلمانوں کو حلال طریقے سے ذریعہ معاش حاصل کرنے کا حکم دیتا ہے اور حرام سے منع کرتا ہے۔ اسکے علاوہ اسلامی مالیاتی نظام کے اصول ہمیں اللہ کی راہ میں خرچ کرنا بتاتے ہیں۔ اسلام چونکہ دولت کے ارتکاز کے خلاف ہے اس وجہ سے اسلام کے مالیاتی نظام میں دولت کی گردش دیکھنے کو ملتی ہے۔ اسی طرح سے اسلامی مالیاتی نظام زکوٰۃ کے نظام پر مشتمل ہے کیونکہ اس طرح سے دولت چند ہاتھوں میں رہنے کی بجائے گردش میں رہتی ہے اور غربت اور افلاس کے خاتمے میں مدد ملتی ہے۔ اسکے علاوہ اسلامی مالیاتی نظام سود کا مکمل خاتمہ کرتا ہے۔ سود ایک لعنت ہے جو کہ معاشرے میں غربت اور افلاس کو فروغ دیتی ہے۔ اسلامی مالیاتی نظام کے چند اصول جو کہ درج ذیل ہیں۔

الحمدللہ ۲۱ویں صدی میں سود سے پاک مالیاتی نظام ممکن ہے [illegible]

[illegible]

اسلامی مالیاتی نظام کے اصول:

اسلامی مالیاتی نظام کے مندرجہ ذیل اصول ہیں

1: حقیقی ملکیت اللہ تعالیٰ کی ہے:

اسلامی مالیاتی نظام کا پہلا اصول یہ ہے کہ [illegible] ملکیت اللہ تعالیٰ کی ہے۔ انسان اس دنیا میں جو کچھ [illegible] اللہ تعالیٰ کی ملکیت سمجھے اس طرح وہ لالچ اور خود غرضی سے بچ جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

للہ ما فی السموٰت وما فی الارض

"اللہ کے لیے ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔"

(سورۃ البقرۃ: 284)

اسی طرح سے اللہ تعالیٰ نے سورۃ الجمعہ میں بھی فرمایا کہ جب جمعہ کے روز اللہ کی طرف بلایا جائے تو دین اور دنیاوی معاملات چھوڑ دو اور اللہ کے ذکر [illegible]۔ اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اسلام کے مالیاتی نظام میں حقیقی ملکیت اللہ تعالیٰ کی ذات کو حاصل ہے۔

2: حلال و حرام کی تمیز:

اسلامی مالیاتی نظام کا دوسرا اصول حلال و حرام کی تمیز ہے۔ اسلام نے صرف ان ذرائع کو حلال طریقے سے کمانے کا حکم دیا ہے۔ [illegible] ذرائع سے منع کیا گیا ہے [illegible] رشوت، [illegible]، جوا، سود، وغیرہ [illegible]

لہٰذا قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

یا ایہا الناس کلوا مما فی الارض حلالاً طیبا

"اے لوگو! زمین میں سے حلال اور پاکیزہ چیزیں کھاؤ۔"

(سورۃ البقرۃ: 168)

3: رزق میں بعض کو بعض پر فضیلت:

اسلامی معاشی اصول میں کوشش کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بھی انسان کو کوشش کرنے کا حکم دیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے ذریعہ معاش کے حصول کے لیے کوشش کرنے والے شخص کو پسند فرمایا ہے۔ اسلام میں سستی اور کاہلی کی حوصلہ شکنی کی گئی ہے اور مسلمانوں کو حلال طریقے سے حصول معاش کا حکم دیا ہے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

وان لیس للانسان الا ما سعی

"انسان کے لیے صرف وہی ہے جس کی اس نے کوشش کی۔"

(سورۃ النجم: 39)

4: اللہ کی راہ میں خرچ:

اسلامی معاشی نظام کا ایک اصول یہ ہے کہ اللہ کی راہ میں خرچ کیا جائے۔ اس طرح سے معاشرے میں سے غربت کا خاتمہ ہو جائے گا اور افراط زر کو کنٹرول کرنے میں بھی مدد ملے گی جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا قرآن پاک میں ارشاد ہے:

ومما رزقنٰھم ینفقون

اور خرچ کرتے ہیں اس میں سے

جو کماتے ہیں۔

(سورۃ البقرۃ: 03)

5: سود کی ممانعت:

اسلامی مالیاتی نظام میں سود کی ممانعت کی گئی ہے۔ سود معاشرے کی ایسی لعنت ہے جس کی وجہ سے امیر امیر ہوتا جاتا ہے اور غریب غریب ہو جاتا ہے۔ اسلام سود سے حاصل ہونے والی دولت کو حرام قرار دیتا ہے۔ سود کی ممانعت کے بارے میں قرآن پاک میں ارشاد ہے کہ:

"اے ایمان والو! سود دوگنا چوگنا کر کے نہ کھاؤ"

(سورۃ آل عمران: 130)

6: گردش دولت کا فروغ:

اسلامی مالیاتی نظام کا ایک اصول گردش دولت کا فروغ ہے۔ گردش دولت کی وجہ سے دولت چند ہاتھوں تک محدود ہو کر نہیں رہتی ہے بلکہ غرباء بھی اپنی ضروریات زندگی کی رقم سے پوری کر سکتے ہیں۔ جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا قرآن پاک میں ارشاد ہے کہ:

"اور ایسا نہ ہو کہ دولت تمہارے مالداروں کے درمیان ہی گردش کرتی رہے"

(سورۃ الحشر: 07)

۲۱ ویں صدی میں سود سے پاک مالیاتی نظام:

۲۱ ویں صدی میں سود سے پاک مالیاتی نظام
کو ممکن بنایا جا سکتا ہے۔ اس کے لیے مسلمانوں کو ایک دوسرے کے
ساتھ باہمی تعاون سے ایک مقصد کے حصول کی طرف گامزن ہونے کی
ضرورت ہے۔ اس لیے مسلمانوں کو آپس کے تمام اختلافات چاہے
وہ مسلکی ہوں یا علاقائی، اقتصادی ہو یا معاشرتی کو ختم کرنے
کی اشد ضرورت ہے تاکہ مسلمان ایک باہم امت کی طرح ترقی کی
راہ پر گامزن ہو سکیں اور دنیا کی معیشت کو سود سے پاک کر کے
زکوٰۃ کے نظام کو لاگو کر سکیں۔ ~~اس طرح سے~~